جواب

اگر گزشتہ سالوں میں بقدرِ نصاب سونا ہونے کے باوجود زکات ادا نہ کی ہو اور اس وقت زکاۃ کا حساب کر کے نوٹ بھی نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں اب جس دن زکاۃ ادا کی جائے اس دن سونے کی جو قیمت ہو اس کا اعتبار ہوگا، یعنی گزشتہ سالوں کی زکاۃ سونے کے موجودہ ریٹ کے حساب سے ادا کی جائے گی۔ ''بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع'' میں ہے:

''وإنما لہٗ ولایة النقل إلی القیمة یوم الأداء فیعتبر قیمتها یوم الأداء، والصحیح أن هٰذا مذهب جمیع أصحابنا.''

(کتاب الزکاة، فَصْل صفة الواجب في أموال التجارة، ۲ / ۲۲، ط: دار الکتب العلمیة)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144109201443 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

عورتوں کا قبرستان جانا

سوال

❶ - جوان یا بوڑھی عورت کا قبرستان جانا کیسا ہے؟ اگر جاسکتے ہیں تو دن کے کس حصے میں جانا مناسب رہے گا؟ نیز قبرستان جانے میں کن باتوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے؟

❷ - اگر کسی کا عزیز فوت ہو جائے تو وہ عورت قبر پر جا کر پرندوں کو دانہ پانی ڈالے، یہ درست ہے؟

الجواب حامدًا و مصلیًا

❶ - واضح رہے کہ عموماً عورتیں مردوں کی بنسبت کم ہمت ہوتی ہیں، آہ و بکا، جزع فزع بہت زیادہ کرتی ہیں، اس لیے جوان عورتوں کا قبرستان جانا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی عورت بوڑھی ہو اور عبرت اور تذکرۂ آخرت کے لیے قبرستان جائے تو اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ جزع فزع نہ کرے، اس کے لیے بھی بہتر یہ ہے کہ نہ جائے، گھر ہی سے ایصالِ ثواب کر لیا کرے، اگر کبھی شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے جائے بھی تو دن کے وقت میں جائے۔ ''البحر الرائق'' میں ہے:

’’(قوله: وقيل تحرم على النساء الخ) قال الرملي: أما النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذٰلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ماجرت به عادتهن فلاتجوز لهن الزيارة ، وعليه حمل الحديث: ’’لعن الله زائرات القبور.‘‘ وإن كان للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين، فلابأس إذا كن عجائز، ويكره إذا كن شواب، كحضور الجماعة في المساجد .‘‘(البحر الرائق شرح كنزالدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري، ج:۲، ص:۲۱۰)

❷-قبروں پر دانہ پانی ڈالنا کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ قابلِ ترک ہے، لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے، قبروں پر دانہ پانی ڈال کر قبر کو پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کی آماجگاہ بنانے کے بجائے یہ رقم غریبوں کو صدقہ وخیرات کرکے اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے، تاکہ میت کو فائدہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

’’عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ’’من أحدث في أمرنا هٰذا ما ليس منه فهو رد.‘‘(سنن ابن ماجة، باب تعظيم حديث الرسول صلى الله عليه وسلم، ج:۱، ص:۷، ط: دار إحياء الكتب العربية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 1441-6008　　　　دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....